بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

’’ھُوَالَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَہٗ بِالۡھُدٰی وَدِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡھِرَہٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّہٖ وَلَوۡ کَرِہَ الۡمُشۡرِکُوۡنَ (الصّف۔۱۰)۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست مُلکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے۔ اور جس غلبۂ کاملہ دین اِسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اِس دنیا میں تشریف لائینگے تو اُنکے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۹۳ حاشیہ در حاشیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق حکم وعدل محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے عمومی فرمودات اور بیانات

(1) آپؑ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔ ’’میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار ۱۰۰۰۰ بھی مثیل مسیح آ جائیں ہاں اِس زمانہ کیلئے میں مثیل مسیح ہوں اور دوسرے کی اِنتظار بے سود ہے اور یہ بھی ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہو سکتے ہیں بلکہ اَحادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخر تک قریب تیس ۳۰ کے دَجّال پیدا ہوں گے۔ اب ظاہر ہے کہ جب تیس ۳۰ دَجّال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لکل دجال عیسیٰ۔ تیس مسیح بھی آنے چاہیں۔ پس اِس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اِس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کیساتھ نہیں درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ اور جبکہ یہ حال ہے تو پھر علماء کیلئے اِشکال ہی کیا ہے ممکن ہے کہ کسی وقت اُنکی یہ مراد بھی پوری ہو جائے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ تا ۱۹۸)

(2) ایک اور جگہ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔ ’’اور اگر مولوی صاحب (محمد حسین بٹالوی۔ناقل) یہ عذر پیش کریں کہ ہم نے اگرچہ اپنے ریویو میں اِمکانی طور پر مثیل مسیح ہونا آپکا مان لیا ہے اور ایسا ہی ظِلّی اور روحانی طور پر مسیح موعود ہونا بھی مان لیا ہے۔ لیکن ہم نے یہ کب مانا ہے کہ آپ بہمہ وجوہ اُن پیشگوئیوں کے مصداق کامل ہیں جو مسیح ابن مریم کے بارہ میں صحاح میں موجود ہیں؟ اِس عذر کا جواب یہ ہے کہ اِس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آئے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال اور اِقبال کیساتھ بھی آوے۔‘‘ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۰ تا ۲۵۱)

(3) ایک اور جگہ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔ ’’ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ظاہر پر ہی اِن بعض حدیثوں کو جو ہنوز ہماری حالت موجودہ سے مطابقت نہیں رکھتیں محمول کیا جاوے تب بھی کوئی حرج کی بات نہیں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اِن پیشگوئیوں کو اِس عاجز کے ایک ایسے کامل مُتَّبع کے ذریعہ سے کسی زمانہ میں پورا کر دیوے جو منجانب اللہ مثیل مسیح کا مرتبہ رکھتا ہو اور ہر ایک آدمی سمجھ سکتا ہے کہ متبعین کے ذریعہ سے بعض خدمات کا پورا ہونا درحقیقت ایسا ہی ہے کہ گویا ہم نے اپنے ہاتھ سے وہ خدمات پوری کیں۔ بالخصوص جب بعض متبعین فنا فی الشیخ کی حالت اختیار کر کے ہمارا ہی رُوپ لے لیں اور خدا تعالیٰ کا فضل اُنہیں وہ مرتبہ ظِلّی طور پر بخش دیوے جو ہمیں بخشا۔ تو اِس

صورت میں بلاشبہ اُنکا ساختہ پرداختہ ہمارا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ جو ہماری راہ پر چلتا ہے وہ ہم سے جدا نہیں اور جو ہمارے مقاصد کو ہم میں ہو کر پورا کرتا ہے وہ درحقیقت ہمارے ہی وجود میں شامل ہے۔ اِسلئے وہ جزو اور شاخ ہونے کی وجہ سے مسیح موعود کی پیشگوئی میں بھی شریک ہے۔ کیونکہ وہ کوئی جدا شخص نہیں۔ پس اگر ظلّی طور پر وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مثیل مسیح کا نام پاوے اور موعود میں بھی داخل ہو تو کچھ حرج نہیں۔ کیونکہ گو مسیح موعود ایک ہی ہے مگر اس ایک میں ہو کر سب موعود ہی ہیں کیونکہ وہ ایک ہی درخت کی شاخیں اور ایک ہی مقصد موعود کی رُوحانی یگانگت کی راہ سے متمّم و مکمّل ہیں اور اُن کو اُنکے پھلوں سے شناخت کرو گے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۱۷)

(4) ایک اور جگہ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔ ''اب یہ سوال بھی قابل حل ہے کہ مسیح ابن مریم تو دجّال کیلئے آئے گا۔ آپ اگر مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہو کر آئے ہیں تو آپکے مقابل پر دجّال کون ہے؟ اِس سوال کا جواب میری طرف سے یہ ہے کہ گو میں اِس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور مسیح ابن مریم بھی آوے اور بعض اَحادیث کی رُو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دجّال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اِس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجّال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہو گا۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی نزول مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی کے مطابق
حکم وعدل محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وہ خصوصی فرمودات اور بیانات جن میں آپکے بعد
ایک یقینی موعود مسیح عیسیٰ ابن مریم کی پیشگوئی موجود ہے

(1) ازالہ اوہام میں ہی ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس سے اِنکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آوے کیونکہ نبیوں کے مثیل دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے ایک قطعی اور یقینی پیشگوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے۔ کہ میری ہی ذُرّیت سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔ وہ آسمان سے اُترے گا اور زمین والوں کی راہ سیدھی کر دیگا۔ وہ اَسیروں کو رُستگاری بخشے گا اور اُنکو جو شبہات کی زنجیروں میں مقید ہیں رہائی دیگا۔ فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۹ تا ۱۸۰)

(2) ازالہ اوہام میں ہی ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''اِس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اِس عاجز کی ذُرّیت میں سے ہے جس کا نام اِبن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اِس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

(3) ازالہ اوہام میں ہی ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:۔ ''ایک اُولوالعزم پیدا ہوگا وہ حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ وہ تیری ہی نسل سے ہوگا۔ فرزند دلبند گرامی اَرجمند۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَآءِ كَاَنَّ اللهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔'' (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۴۲ تا ۴۴۳)

(4) آپؑ اپنے رسالہ ''الوصیت'' میں فرماتے ہیں:۔ ''خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذُرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اُس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کرینگے۔ سو اُن دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ حاشیہ)

خالی الذہن ہو کر سوچنے کی نصیحت

''اصل بات یہ ہے کہ جب تک اِنسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیلات نہیں چھوڑ سکتا۔ اِس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سُنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سُنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُس کے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور اِنصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اِس پر سوچے۔'' (نیو ایڈیشن۔ ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۵۵)

صلح کی تعلیم

''تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ اِنسان کہ جو اپنے بھائی کیساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جُھوٹے کی طرح تذلل اِختیار کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کیلئے تم بُلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ اِنسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اِن باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اُس کا مجھ میں حصّہ نہیں'' (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۲)

اختلافات میں حضرت مرزا صاحبؑ کو ہی حکم وعدل ماننا ہوگا

''جو شخص مجھے دِل سے قبول کرتا ہے وہ دِل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حَکَم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دِل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اِس لیے آسمان پر اُسکی عزت نہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۴ حاشیہ)

☆☆☆☆☆☆